اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ

بفیضانِ کرم
امام اہلسنت الشاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر
محدثِ اعظم پاکستان
مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ

مسئلہ ترکِ رفع یدین

انجمن فیضانِ رضا

سلسلہ اشاعت نمبر ۳۰۰

از قلم

مناظرِ اسلام، مصنفِ کتبِ کثیرہ،
پاسبانِ مسلکِ اعلیٰحضرت

حضرت علامہ مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

0300-4128993

انجمن فیضانِ رضا
مانانوالہ فیصل آباد
0334-6572203
0334-6615935

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق مذہب صرف اور صرف اہلسنت ہے اسی پر صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین، فقہائے کرام، محدثین عظام، اولیاء کرام سے آج تک پوری امت مسلمہ کاربند رہی ہے مگر جب سے انگریز کے منحوس قدم برصغیر میں لگے ہیں اس وقت سے اہل اسلام کو وہابیہ فرقہ کی شر انگیزیوں اور فتنہ سامانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس لئے کہ شرارت، توہین اور بداخلاق دریدہ دہنی اور امن دشمنی وہابیوں کی گھٹی میں نصیب ہوئی ہے۔

قرآن وسنت کا ڈھنڈورا لے سے انکار اور مذاق انکا محبوب مشغلہ ہے جھوٹ سے اپنے مذہب کو ثابت کرنا انکا بڑا کارنامہ ہے۔اس لئے ہر میدان میں ذلت ورسوائی کے باوجود مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ہر گلی محلے اور شہر میں انکا یہی وطیرہ ہے۔ وہابیوں سے اہل اسلام کا اصولی اختلاف تو یہ ہے کہ وہابی رسول اللہ ﷺ کے بے ادب وگستاخ ہیں۔لہذا ہر مسلمان جانتا ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کافر و مرتد ہے۔انبیاء واولیاء کی بے ادبی تو انکے ہاں معمول ہے اس بے ادبی وگستاخی کا تو انکے اکابر کو بھی اقرار ہے۔

وہابیہ کے مجتہد مولوی وحید الزمان حیدر آبادی لکھتا ہے

غیر مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہل حدیث کہتے ہیں انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے، مسائل اجماعی کی پرواہ نہیں کرتے۔نہ سلف صالحین صحابہ تابعین کی، قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی سے کر لیتے ہیں۔حدیث شریف میں جو تفسیر آچکی ہے اسکو بھی نہیں سنتے۔ ﴿لغات الحدیث ج ۲ ص ۹۱﴾

وہابیہ کے امام عبدالجبار غزنوی نے لکھا ہے کہ ہمارے زمانے میں ایک فرقہ نیا کھڑا ہوا ہے جو اتباع حدیث کا دعوی رکھتا ہے اور در حقیقت وہ لوگ اتباع حدیث سے کنارے ہیں جو حدیثیں سلف صالحین کے معمول بہا ہیں انکو ادنی سی قدح اور کمزور جرح پر مردود کہہ دیتے ہیں اور صحابہ کے اقوال وافعال کو ایک بے طاقت سے قانون اور ایک بے نور سے قول کے سبب پھینک دیتے ہیں اور ان پر بیہودہ خیالوں اور بیکار فکروں کو مقدم کرتے ہیں ﴿فتاوی علماء حدیث ج ۷ ص ۸۰﴾

اختصار مانع ہے ورنہ متعدد حوالہ جات خود انکے وہابی اکابرین کے پیش کیے جا سکتے ہیں۔خود ان وہابیہ کے اکابر کے ان بیانات سے خود وہابیوں کا گستاخ بے ادب ہونا روز روشن کی طرح عیاں ہے۔مگر وہابی علماء عوام کو ان بنیادی اختلافات سے بے خبر کرنے کے لیے فروعی مسائل رفع یدین، فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر وغیرہ کو ایمان وکفر کے مسائل کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں کہ گویا اصل اختلاف انہی مسائل میں ہے جبکہ اہل سنت کا وہابیوں سے اصولی اختلاف ہے

☆رفع یدین پر اہل سنت احناف کا موقف:۔

حضور سید عالم ﷺ نے پہلے رفع یدین کیا مگر بعد میں چھوڑ دیا کسی بھی صحیح، صریح، متصل، مرفوع اور غیر مضطرب روایت سے رسول کریم ﷺ کا وصال باکمال تک رفع یدین کرنا ہرگز ثابت نہیں ہے

☆وہابیہ کا موقف:۔

مسئلہ رفع یدین کی وہابی مذہب میں شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس میں خود وہابی اکابر میں شدید ترین اختلاف ہے۔

۱۔ وہابیہ کے مسعود احمد بی ایس سی نے رفع یدین کو فرض قرار دیا ہے ﴿تلاش حق ص ۲۷﴾

۲۔ وہابیہ کے مولوی نور حسین گرجاکھی لکھتے ہیں کہ رفع یدین سنت مؤکدہ ہے بلکہ واجب ہے اسکے چھوڑنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ ﴿قرۃ العینین ص ۶۹﴾

۳۔ وہابی مولوی صادق سیالکوٹی اور مولوی عبدالستار نے رفع یدین کو سنت مؤکدہ لکھا ہے۔ ﴿صلوۃ الرسول ص ۲۲۶، فتاوی ستاریہ ج ۳ ص ۵۱﴾

۴۔ مولوی اسماعیل دہلوی وہابی نے رفع یدین سنت غیر مؤکدہ قرار دیا ہے۔ ﴿تنویر العینین ص ۵﴾

وہابیوں کے محدث زبیر علی زئی نے رفع یدین کو غیر منسوخہ و غیر متروکہ سنت لکھا ہے۔ ﴿نور العینین ص ۵۱﴾

۵۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے رفع یدین کو مستحب قرار دیا ہے۔ ﴿فتاوی ثنائیہ ج ۱ ص ۵۷۹، اہل حدیث کا مذہب ص ۷۳﴾

تو گویا خود وہابی اکابرین آج تک رفع یدین (رکوع سے اٹھتے اور جاتے اور تیسری رکعت میں اٹھتے) کی شرعی حیثیت متعین نہیں کر سکے۔ کوئی اسے فرض، کوئی واجب، کوئی سنت مؤکدہ اور کوئی غیر مؤکدہ کہتا ہے اور ہیں یہ سب لوگ وہابی اکابر۔ اور خود وہابی اکابر میں رفع یدین کے محل کا بھی جھگڑا ہے۔ وہابیہ کے محدث ناصر الدین البانی سجدوں میں بھی رفع یدین کا قائل ہے۔ ﴿صفۃ صلوۃ النبی﴾ خود وہابی علماء سجدوں کے رفع یدین کو خلاف سنت کہنے والے کو جاہل لکھتے ہیں۔ ﴿فتاوی علماء حدیث ج ۴ ص ۳۰۶،۳۰۷﴾

اب ان وہابی اکابر میں سے ان وہابیوں کے نزدیک کون سچا کون جھوٹا ہے

☆**قابل غوربات** :۔ قارئین کرام! ثبوت رفع یدین کا جھگڑا نہیں، جھگڑا یہ ہے کہ کیا سرکار دو عالم ﷺ نے وصال باکمال تک رفع یدین کیا ہے یا نہیں؟

وہابی کہتے ہیں ہمارے پاس رفع یدین کرنے کی چار سو حدیثیں ہیں ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ چار سو نہیں مسلمان کے لیے سرکار دو عالم ﷺ کی ایک ہی صحیح حدیث کافی ہوتی ہے تم صرف ایک مرفوع حدیث صحیح صریح متصل اور غیر مضطرب ایسی پیش کرو جس میں سرکار دو عالم ﷺ کے وصال تک رفع یدین کرنا لکھا ہو۔ جہاں تک صرف ثبوت رفع یدین کی بات ہے تو وہ صرف رکوع جاتے اور اٹھتے اور تیسری رکعت میں اٹھتے وقت رفع یدین کرنا ثابت نہیں ہے بلکہ احادیث میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین اور سجدوں کے ساتھ خصوصا رفع یدین کرنا بھی مذکور ہے۔ تو اس اعتبار سے چار رکعت والی نماز میں چھبیس (۲۶) جگہ رفع یدین کا ثبوت ہو گیا۔ وہابیوں کے ناصر البانی کے ہاں تو حضور ﷺ کا چھوٹی رکعت میں اٹھتے وقت رفع یدین کرنا بھی لکھا ہے ﴿صفۃ صلوۃ النبی حاشیہ ص ۱۵۸﴾ تو گویا چار رکعت والی نماز میں ستائیس (۲۷) جگہ رفع یدین ثابت ہو گیا۔ اور تم وہابی صرف دس (۱۰) جگہ رفع یدین کرتے ہو۔ اب تم کوئی ایسی حدیث صحیح پیش کرو جس میں ان ستائیس جگہ رفع یدین میں سے سترہ (۱۷) جگہ رفع یدین متروک و منسوخ ثابت ہو جائے اور دس جگہ رہ جائے۔

ہم پوری دنیا کی وہابیت کو چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی ایک ہی ایسی صحیح حدیث پیش کرو کہ ستائیس (۲۷) جگہ رفع یدین میں سے سترہ جگہ رفع یدین متروک و منسوخ ثابت ہو جائے اور دس جگہ رفع یدین کو دوام ہو جائے۔

مگر قارئین کرام انشاء اللہ المولی نبی پاک ﷺ کے صدقے وہابی ایک روایت بھی پیش نہیں کر سکتے۔

☆مسئلہ ترک رفع یدین میں اہل سنت احناف کے دلائل

حدیث نمبر ۱:۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے (بعض لوگوں کو رفع یدین کرتے دیکھ کر) ارشاد فرمایا کیا ہوا کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جیسے سرکش گھوڑوں کی دمیں (ہلاتے ہیں) تم نماز میں سکون اختیار کرو۔

اس حدیث کو وہابیہ کا سلام کے وقت اشارہ پر محمول کرتا بے دلیل ہے اس لیے کہ اس حدیث میں (عام نماز میں) مطلقاً رفع یدین کی ممانعت ہے۔ وہابیہ کا اس کو خاص کرنا بغیر دلیل شرعی کے باطل و مردود ہے۔ وہابیہ کو محدثین کے ابواب کی تقلید کی بجائے حدیث صریح سے دلیل دینی چاہیے۔ ملا علی قاری نے ﴿مرقاۃ ج۲ص۲۷۵﴾، امام بدرالدین عینی ﴿البدایہ ج۲ص۲۹۶﴾، امام زیلعی نے ﴿نصب الرایہ ج۱ص۴۷۲﴾ پر اور دیگر جلیل القدر محدثین کرام نے اس روایت کو ترک رفع یدین کی دلیل قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر ۲:۔ حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں۔ پس آپ نے نماز پڑھی۔ لیکن رفع یدین صرف ابتداء نماز میں (تکبیر تحریمہ کے ساتھ) کیا۔ ﴿جامع ترمذی ج۱ص۵۹، سنن نسائی ج۱ ص۱۱۷، ۱۲۰، سنن ابوداؤد ج۱ص۱۰۹، ۱۱۶، مشکوۃ المصابیح ص۷۷، مسند امام احمد ج۱ص۳۸۷، ۴۴۹، مصنف ابن ابی شیبہ ج۱ص۲۶۷، سنن الکبری للبیہقی ج۲ص۷۸، المدونۃ الکبری ج۱ص۶۹، التمہید ج۹ص۲۱۵، مسند ابی یعلی ج۵ص۷، ۳۶، ۱۳۸، تاریخ بغداد ج۱۱ص۳۲۰، نثر المرجان ج۳ص۲۰۳، اوسط ج۲ص۱۳۵﴾

اس حدیث کے متعلق محدث امام ترمذی لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث حسن ہے۔ اور بے شمار اہل علم صحابہ کرام اور تابعین عظام اسی کے قائل ہیں اور یہی امام بخاری کے استاد سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہے ﴿جامع ترمذی ج۱ص۵۹﴾ اس حدیث کو وہابیہ کے امام ناصر الدین البانی نے ﴿تحقیق المشکوۃ ج۱ص۲۵۴﴾ وہابیہ کے امام ابن حزم نے ﴿المحلی ج۴ص۸۸﴾ میں اس حدیث کو صحیح لکھا ہے۔

حدیث نمبر ۳:۔ حضرت سالم اپنے والد گرامی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے مونڈھوں تک اور جب آپ ﷺ ارادہ فرماتے کہ رکوع کریں اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد آپ ﷺ رفع یدین نہ کرتے ﴿صحیح ابی عوانہ ج۲ص۹۰، مسند حمیدی ج۲ص۲۷۷﴾

حدیث نمبر ۴:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ میں تھے تو ہم رفع یدین کرتے تھے نماز کی ابتداء میں اور نماز کے اندر رکوع کے وقت، جب نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو آپ ﷺ نے رکوع والا رفع یدین چھوڑ دیا اور ابتداء کی رفع یدین پر آپ ﷺ ثابت رہے حتی کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا ﴿اخبار الفقہاء والمحدثین ص۲۱۴﴾

حدیث نمبر ۵:۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ کانوں کے قریب تک لے جا کر رفع یدین کرتے پھر (کسی جگہ) نہ کرتے۔

﴿سنن ابوداؤد ج۱ص۱۰۹، شرح معانی الآثار ج۱ص۱۳۲، مصنف عبدالرزاق ج۲ص۷۱، مسند ابی یعلی ج۳ص۲۴۸، سنن دار قطنی ج۱ص۲۹۳، مسند امام احمد ج۴ص۳۰۳، مسند حمیدی ج۲ص۳۱۶، معجم الشیوخ لابن الاعرابی ج۳ص۱۵، مسند الروایانی ج۱ص۲۳۹، نصب الرایہ ج۱ص۴۷۷﴾

☆ متعدد تابعین عظام کے آثار:۔

حضرت ابو اسحاق سبیعی، امام شعبی، امام نخعی، حضرت اسود، حضرت علقمہ، حضرت قیس بن ابی حازم، حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی، حضرت خیثمہ، حضرت سفیان ثوری، حضرت اسحاق بن ابی اسرائیل سب ابتداء نماز کے علاوہ پوری نماز میں رفع یدین نہ کرتے تھے ﴿مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۶۷،۰۸﴾ امام ابوبکر بن عیاش نے فرمایا کہ میں نے کسی فقیہ کو ابتداء نماز کے سواء رفع یدین کرتے نہ دیکھا۔ ﴿طحاوی ج ۱ ص ۱۵۶﴾

☆ ترک رفع یدین اور اکابرین وہابیہ:۔

قارئین کرام ہم نے پہلے بھی عرض کیا کہ ثبوت رفع یدین کا جھگڑا نہیں ہے بلکہ نزاع تو یہ ہے کہ رسول پاک ﷺ نے وصال باکمال تک رفع یدین نہیں کیا اثبات اور ترک رفع یدین دونوں کو وہابی اکابر بھی مانتے ہیں عدم رفع یدین سے نماز ہو جانا بھی مانتے ہیں۔

۱:۔ وہابیوں کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں

کہ علماء حقانی پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین کرنے کے بارے میں کسی سے لڑنا، جھگڑنا، عداوت رکھنا، کسی کو برا بھلا کہنا، کسی کا نام بگاڑنا (اہل بدعت وغیرہ کہنا) جہالت اور مذہبی تعصب کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ کیونکہ رفع یدین کرنا اور نہ کرنا اوقات مخالفہ میں جناب رسول پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہیں رفع یدین کرنے اور نہ کرنے والوں دونوں کے پاس دلائل وثبوت موجود ہیں۔ ﴿فتاوی نذیریہ ج ۱ ص ۴۴۱، فتاوی علمائے حدیث ج ۳ ص ۱۶۰﴾

۲:۔ نواب صدیق حسن اور نواب نورالحسن بھوپالی:

نواب صدیق حسن وہابیوں کے مجدد نے رفع ترک رفع یدین کو بھی سنت لکھا ہے۔ ﴿الروضہ الندیہ ج ۱ ص ۹۴﴾ ۔ مولوی نورالحسن بھوپالی نے بھی لکھا کہ ترک رفع یدین پر ملامت نہ کرنی چاہیئے۔ ﴿عرف الجادی ص ۲۶﴾

۳:۔ ثناءاللہ امرتسری

ثناءاللہ امرتسری وہابیوں کے شیخ الاسلام نے بھی لکھا ہے کہ ہمارا مذہب ہے کہ رفع یدین نہ کرنے پر نماز کی صحت میں کوئی خلل نہیں آتا۔ ﴿فتاوی علمائے حدیث ج ۳ ص ۱۵۴، فتاوی ثنائیہ ج ۱ ص ۵۷۹، اہلحدیث کا مذہب ص ۷۰﴾

قارئین کرام پس ثابت ہوا کہ رفع یدین کے متعلق اہل سنت وجماعت احناف کا موقف قرآن وسنت کے عین مطابق ہے اور نام نہاد اہلحدیث یعنی وہابیوں کا موقف قرآن وسنت کے مخالف ہے۔ اگر وہابی رفع یدین کرنا چھوڑ بھی دیں تو بھی ان سے صلح نہیں ہو سکتی کیونکہ وہابی رسول اللہ ﷺ کے گستاخ و بے ادب ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کا گستاخ کافر و مرتد ہے ہم انکی چند گستاخیاں نقل کرتے ہیں

۱۔ وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی نے نماز میں حضور ﷺ کے خیال مبارک کو بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر بتلایا۔ ﴿صراط مستقیم ص ۸۶﴾

۲۔ وہابی مفسر اور محقق عبدالرحمن کیلانی لکھتے ہیں کہ گمراہ اور مغضوب کون ہیں قرآن کی تصریح کے مطابق ان سے مراد انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔ ﴿تیسیر القرآن ص ۳۰﴾

اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ کے صدقے ہمیں ان دین کے ڈاکوؤں سے محفوظ رکھے اور ہمارا خاتمہ عقیدہ اہلسنت پر فرمائے۔ امین

تف نجدیت تہ آفرت اسلام سب پہ حرف   کافر ادھر کی ہے نہ ادھر کی ادھر کی ہے